ابتدائیہ

آج جہاں ہم کھڑے ہیں حالات کا کرشمہ دیکھیں اس کے اندر سالوں قبل کی یکسانیت ہے یعنی اگست 1990 کو جب ہم نے اپنی پارٹی کی داغ بیل ڈالی تو اسوقت بھی حالات کم و بیش ایسے ہی تھے۔ جب ایک طاقتور قوت ملک کو گرفت میں لینے کیلیئے بے تاب تھی اور صوبے میں ہماری قوت سے خائف تھی، ہمیں طرح طرح سے یہ پارٹی قائم کرنے سے روکنے کی کوشش کی گئی مگر ہم نے بلوچستان سمیت ملک کے مجبور اور بے بس عوام کے حقوق کی بازیابی کا تہیہ کر رکھا تھا اسلیئے انکی کوشش بار آور ثابت نہ ہو سکی۔

ہم نے ان کی بات نہ مان کر بلوچستان کے عوام کو شعور بخشا ،بلوچستان کے عوام کی قوت کو یکجا متحد کرنے کی کوشش کی، اسکا 1990 کے انتخابات میں اچھا اثر ہوا جس کے نتیجے میں بلوچستان کی تاریخ میں جے ڈبلیو پی سب سے بڑی واحد اکثریتی جماعت کی حیثیت سے اُبھری مگر ان قوتوں نے جنھوں نے ہمیں پارٹی کی تشکیل سے روکا تھا اپنا کمال دکھا کر اکثریتی پارٹی کو حکومت بنانے نہیں دی اور اپنے گماشتوں کو یکجا کر کے ہمارے مد مقابل لایا گیا اور اکثریت میں ہونے کے باوجود ہمیں اپوزیشن میں بیٹھنے کیلیئے مجبور کیا گیا جبکہ اس گذشتہ عرصے کے دوران ہم بڑے کٹھن ادوار سے گزرے، ہم پر کڑی آزمائشیں آئیں مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ کارکنوں کے عزم، حوصلے اور استقامت کی بناء پر آج ہم اور آپ آگے کی جانب رواں دواں ہیں جبکہ دشمنوں کے ناپاک عزائم ناکام رہے ہیں انشاء اللہ آئندہ بھی کارکنوں کی پامردی کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکے گا ،تاہم اس مشکل اور صبر آزما جدوجہد میں آپ کے اپنے کردار کا بڑا دخل ہے۔ ہماری اور آپ کی جدوجہد کا محور مظلوم، محکوم عوام کو اس کا جائز مقام اور حق دلانا ہے۔ چاہے ظلم کسی فردِ کی جانب سے ہو یا اجتماعی ادارے، ریاستی قوت کی طرف سے ہر ظلم و جبر کے خلاف سینہ سپر ہونا ہمارا اولین مقصد ہونا چاہیئے۔ اسی طرح اپنی جدوجہد کے ذریعے ظلمتوں کے اندھیروں کے خاتمے کے ساتھ ساتھ ہمیں عوام کو ان کے بنیادی شہری،

انسانی حقوق کے حصول پر آگاہی دینا ہو گی۔ جن حقوق کو ایک طاقتور بد مست قوت نے غیر مرئی کیفیت کے ذریعے دبا کر رکھا ہے حتیٰ کہ اپنے ہی بنائے گئے آئین و قانون پر بھی عمل کرنا ان کیلئے ناگوار ہے گویا تمام صوبوں کے محروم طبقات کو انہوں نے اپنی کالونی سمجھ کر ان پر اپنی شخصی حاکمیت کا راج قائم کر رکھا ہے جس سے تمام طبقات کے اندر احساسِ محرومی کا پیدا ہونا فطری امر ہے۔ سب سے پہلے ہمیں عوام میں موجود احساسِ محرومی کو ختم کرنے کی خاطر انہیں جدوجہد کے ذریعے وفاق کے اندر برابری کی بنیاد پر حق دلانے کا عزم پیدا کرنا ہو گا۔

اسی طرح ہمیں دیانت، شرافت، انصاف پر مبنی ایک صاف ستھرے معاشرے کے قیام کیلئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہو گا۔ ہمیں وقتی حالات سے گھبرانے، پریشان ہونے یا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں واقعتاً اور حقیقی معنوں میں عوام کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنے منشور اور پروگرام کے مطابق ٹھوس اور غیر متزلزل، انقلابی سوچ کو پروان چڑھانا ہو گا تاکہ عوام کے تاریک مستقبل کو روشن کرنے میں ہم اپنا کردار ادا کر سکیں، ہمیں احساس ہونا چاہیئے کہ ملک کے عوام بالعموم اور صوبہ بلوچستان کے لوگ بالخصوص اپنی سیاسی قیادت سے مایوس ہو چکے ہیں۔ مصنوعی سیاسی جگادریوں نے عوام کے رہنمائی کی بجائے ان پر اپنی سیاسی دکانداری چمکائی، عوام کو جھوٹے دلفریب نعروں سے بہلانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ہمیں اطمینان ہے کہ عوام کی خیر خواہی کا دم بھرنے والے جھوٹے مسیحا بہت جلد لوگوں کے سامنے بے نقاب ہو گئے۔ ایسے میں ہمیں اب بے یقینی کی اس کیفیت میں عوام کے اعتماد کو بحال کرنا ہو گا۔ اپنے اعلیٰ کردار، قربانی، ایثار اور قومی جذبوں کو اُبھارتے ہوئے اپنے آپکو عوام کا سچّا اور مخلص خادم ثابت کرنا ہو گا۔ وقتی مفادات، ہوس و حرص کی سیاست کو چھوڑ کر اصولوں کی سیاست کو اپنانا ہو گا جس میں سب کی بھلائی اور فلاح ہے۔

ان تشویشناک حالات میں ہماری ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں۔ ہمیں اچھے اور صاف ستھرے معاشرے کی تشکیل کیلئے اپنی جدوجہد کو تیز کرنا ہو گا۔ لوگوں کو امن و سکون اور ان کے ننگ و ناموس کی حفاظت کے اعتماد کو بحال کرنا ہو گا کیونکہ لوگ اسوقت انتہائی مایوسی کی کیفیت میں مبتلا ہیں ان کو ایسی سیاسی قیادت کی

ضرورت ہے جن کا دامن صاف ہو، جو خود چوری چکاری میں ملوث نہ ہوں ، جو کرپشن، لوٹ مار میں دلچسپی رکھنے کی بجائے عوام کی خدمت کو ترجیح دیں جو عوام کے حقوق کا سودا کرنے کی بجائے عوام کے حقوق کیلئے ڈٹ جانے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔

مسئلہ حقوق کے لینے یا دینے کا نہیں بلکہ ہمارے ملک میں اہم مسئلہ حقوق چھیننے کا ہے۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ یہاں شرافت کی سیاست کو کمزوری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اب تک کا تجربہ بتاتا ہے کہ ہمیشہ قوم کو طفل تسلیوں سے بہلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ حتیٰ کہ ہم نے دو پارٹیوں کی قیادت سے وفاق کی سطح پر صوبوں کے حقوق کے حصول کیلئے تحریری معاہدے بھی کیئے مگر کسی نے بھی اپنے وعدے کا پاس نہیں کیا بلکہ جو کچھ رہا سہا حق تھا اسکو بھی چھین لیا گیا۔ ہم نے صوبائی خود مختاری کو یقینی بنانے کیلئے وفاقی حکومت سے بات کرنے کی کوشش کی تو ہمارے چھوٹے صوبوں کے رہبر اس کے آڑے آئے یعنی اسوقت وہ مطمئن تھے کہ وہ وفاقی حکومت کے قریبی چہیتے ہیں، چھوٹے صوبوں کے حقوق کی بات کر کے کہیں انکے مفادات کو زک نہ پہنچے انہوں نے ہم سے آنکھیں چرائیں، مگر جب انہیں انکے اصل مقام تک زور آوروں کی طرف سے دھکیلا گیا اب وہ سر پکڑ کر پیٹنے میں مصروف ہیں۔ بہر حال ہماری بد قسمتی ہے کہ جب ہم میں متحد ہو کر مظلوموں کے حقوق کی بازیابی کا مرحلہ آتا ہے تو ہمارے اندر ایسی نا اتفاقی پیدا کر دی جاتی ہے کہ ہم ایک بار پھر اپنی اصل جگہ تک پہنچا دیئے جاتے ہیں جہاں سے ہم نے ابتداء میں اپنی جدو جہد شروع کی ہوتی ہے۔

ماضی کو کریدنے سے ہمیں انتہائی تلخ حقائق ملتے ہیں بہر حال اب ماضی کے ان تلخ حقائق اور تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی جدو جہد کا از سر نو تعین کرنا ہو گا لہذا پارٹی ورکروں اور عہدیداروں کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اپنے بنیادی یونٹ کے قیام کیلئے ہر یونین کونسل اور شہری وارڈ کے ہر حلقے میں عوام کو رغبت دے کر اپنی پارٹی سے روشناس کرائیں تاکہ ہم باقاعدہ طور پر عوام کے سامنے ثابت کر سکیں کہ جمہوری وطن پارٹی کی جڑیں عوام میں ہیں اس کا پیغام صوبے سمیت ملک کے ہر ہر گوشے میں پہنچایا گیا ہے۔ اگر آپ کا یہ

عزم وولولہ رہا تو یقیناً کامیابی آپ کی ہو گی۔ اور آپ عوام کی تقدیر بدلنے کے قابل ہو سکیں گے۔ اور ملک کو ترقی، خوشحالی، امن و سلامتی کی منزل تک پہنچانے میں کامیاب ہوں گے۔ انشاءاللہ۔

آپ کے ہاتھوں میں اسوقت جمہوری وطن پارٹی کے آئین کا تیسرا ایڈیشن ہے اسکے مندرجات کا بغور مطالعہ اپنے مقصد کے حصول اور منظم جدوجہد کی خاطر ایک اہم دستاویز ہے جسکی پاسداری ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے تاکہ اس آئین پر کامل عمل کرتے ہوئے جمہوری وطن پارٹی کو پورے ملک میں منظم کر کے خوش حالی کا انقلاب برپا کرنے میں کامیاب ہوں۔

جمہوری وطن پارٹی کا دستور

(الف) پارٹی کا نام جمہوری وطن پارٹی ہوگا۔ جس کا دائرہ عمل پورے پاکستان تک ہوگا۔

(ب) جمہوری وطن پارٹی کا مرکزی سیکرٹریٹ کوئٹہ میں ہوگا۔

(ج) جمہوری وطن پارٹی کا جھنڈا سرخ اور سبز رنگوں میں دو متوازی مستطیل شکل میں ہوگا جسکے درمیان چار ستارے ہوں گے۔ سرخ رنگ جدوجہد کی علامت ہے جبکہ سبز رنگ خوشحالی کا مظہر ہے۔ چار ستارے پاکستان کی چار قومی اکائیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

پارٹی رکنیت :۔

1۔ ہر وہ شخص قطع نظر رنگ و نسل، مذہب و زبان جسکی عمر اکیس سال ہو اور پارٹی کے اغراض و مقاصد، منشور اور آئین سے اتفاق رکھتا ہو پارٹی کا رکن بن سکتا ہے۔

2۔ پارٹی کا ہر رکن اس کے اغراض و مقاصد، پالیسیوں، نظم و ضبط اور فیصلوں کا پابند ہوگا۔

3۔ پارٹی کے ہر رکن کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس کے نظریات، پالیسیوں اور فیصلوں کی تشہیر اور دفاع کرے اور پارٹی کے سرگرمیوں میں باقاعدہ حصہ لے۔

پارٹی کا ڈھانچہ :۔

(i) مرکزی کونسل۔

(ii) مرکزی کابینہ۔

(iii) مرکزی مجلس عاملہ۔

(iv) پولٹ بیورو۔

(v) پارلیمانی بورڈ۔

(vi) پارلیمانی پارٹی۔

194

(vii) خواتین ونگ یا شعبہ خواتین۔

(viii) وطن سٹوڈنٹس فیڈریشن۔

(ix) مرکزی الیکشن کمیشن۔

(x) لیبر ونگ۔

ii مرکزی کونسل :۔

1۔ مرکزی کونسل پارٹی کا اعلیٰ ترین خود مختار ادارہ ہو گا۔

2۔ مرکزی کونسل کی کل تعداد اڑھائی سو ممبران پر مشتمل ہو گی جسمیں سے دو صد اراکین چاروں وفاقی اکائیوں سے برابری کی بنیاد پر یعنی پچاس اراکین، وہاں کی صوبائی کونسل منتخب کریگی۔ مرکزی کونسل کے پچاس اراکین مرکزی جس عاملہ کے مشورہ سے صدر نامزد کریں گے۔

3۔ مرکزی کونسل میں ہر صوبے سے دس فیصد اراکین (خواتین) منتخب کی جائینگی۔

4۔ مرکزی کونسل کا اجلاس سال میں کم از کم ایک مرتبہ ہو گا۔

5۔ کونسل کا کورم ایک تہائی ہو گا۔

6۔ مرکزی کونسل کا عمومی اجلاس مرکزی صدر کے مشورے سے مرکزی جنرل سیکرٹری پندرہ دن کے نوٹس پر طلب کریگا۔ ہنگامی اجلاس کی صورت میں ایک ہفتہ کی نوٹس پر بلایا جاسکے گا۔ جس کی تشہیر بذریعہ اخبارات بھی کی جاسکے گی۔

7۔ مرکزی کونسل کی کل تعداد میں سے ایک تہائی اراکین مرکزی جنرل سیکرٹری کے نام پندرہ دن پہلے اپنے دستخطوں سے تحریری نوٹس دے کر کونسل کا اجلاس طلب کر سکتے ہیں اور جنرل سیکرٹری اجلاس طلب کرنے کا پابند ہو گا۔

8۔ پارٹی میں ہر سطح کے انتخابات ہر دو سال بعد ہوا کریں گے۔

مرکزی کونسل کے اختیارات و فرائض :۔

1۔ مرکزی کونسل مرکزی عہدیداروں کا انتخاب کریگی۔

2۔ پارٹی کے دستور اور منشور میں ترمیم یا تنسیخ مرکزی کونسل کے دو تہائی اراکین کی اکثریت سے کی جا سکے گی۔

3۔ مرکزی کونسل پارٹی کی کارکردگی کا جائزہ لینے، آئندہ لائحہ عمل طے کرتے اور پارٹی کے اندر احتساب کرنے کی مجاز ہوگی۔

4۔ مرکزی کونسل کی صدارت صدر اور انکی عدم موجودگی میں موجود نائب صدر میں سے حسب ترتیب نائب صدر کریں گے۔

ii۔مرکزی کابینہ :۔

1۔ مرکزی صدر
2۔ نائب صدور کی تعداد پانچ ہوگی۔
3۔ مرکزی جنرل سیکرٹری
4۔ ڈپٹی جنرل سیکرٹری
5۔ سیکرٹری امور طلباء و خواتین
6۔ سیکرٹری اطلاعات
7۔ سیکرٹری مالیات
8۔ سیکرٹری امور لیبر

مرکزی عہدیداران کے فرائض و اختیارات

مرکزی صدر :۔

(الف) مرکزی صدر پارٹی کا سربراہ ہوگا تمام اداروں کے کارکردگی کی نگرانی کرے گا۔

مرکزی سطح پر تمام اجلاسوں کی صدارت کریگا۔

(ب) پارٹی کے فنڈ سے رقم خرچ کرنے کا مجاز ہوگا۔

(ج) پارٹی کے اغراض و مقاصد کی تکمیل، ترویج اور فروغ کی خاطر مرکزی و صوبائی سطح پر دوسری جماعتوں سے مذاکرات کے ذریعہ کوئی اتحاد یا مشترکہ لائحہ عمل طے کرنا، جسکی توثیق مجلس عاملہ سے ضروری ہوگی۔

(د) ضروری، فوری امور کی انجام دہی کیلئے پولٹ بیورو کے اراکین کا تقرر کرنا۔

نائب صدر :۔

صدر کی غیر موجودگی میں کوئی نائب صدر، صدر کے فرائض سرانجام دیگا۔

192

مرکزی جنرل سیکرٹری :۔

(الف) پارٹی کے مرکزی سیکرٹریٹ کا مکمل نگران ہوگا۔

(ب) پارٹی کے تمام ریکارڈ دفتری امور کا ذمہ دار ہوگا۔

(ج) پارٹی کے تمام اجلاسوں کا ریکارڈ تیار کریگا۔

(د) پارٹی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ تیار کریگا۔

(ر) مرکزی صدر کے مشورے سے مرکزی مجلس عاملہ، مرکزی کونسل اور پولٹ بیورو کے اجلاس طلب کریگا۔

(س) پارٹی فنڈ جمع کر کے پارٹی کے بنک اکاؤنٹ میں رکھے گا۔

(ص) پارٹی کی تنظیم کو چلانے کیلئے تمام مرکزی عہدیداروں سے رابطہ رکھے گا۔ اور پروگرام مرتب کریگا۔

ڈپٹی جنرل سیکرٹری :۔

جنرل سیکرٹری کی معاونت کریگا۔ اور جنرل سیکرٹری کی غیر موجودگی میں نہ صرف اجلاسوں کی کارروائی کی نگرانی کریگابلکہ مرکزی دفتر میں اپنی حاضری کو یقینی بنائے گا۔

سیکرٹری امور طلباء و خواتین :۔

طلباء اور خواتین کے امور کا انچارج ہوگا۔

سیکرٹری اطلاعات :۔

پارٹی کے پروگرام، مؤقف اور مختلف اوقات میں پیش کی گئی قراردادوں اور میٹنگوں کی تشہیر، اخبارات ورسائل وجرائد اور پمفلٹ کے ذریعہ کریگا اور ریکارڈ رکھے گا۔

سیکرٹری مالیات :۔

پارٹی فنڈز اور اخراجات کا مکمل ریکارڈ رکھے گا اور بنک سے رقم نکلوانے کی صورت میں جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مالیات کے مشترکہ دستخطوں کا ہونا لازمی ہوگا۔

۱۹۱

پارٹی فنڈ / مالیات :۔

(الف) پارٹی فنڈ کا انحصار مختلف ذرائع یعنی ممبر سازی اور چندے سے جمع شدہ رقم اور پارٹی کے ہمدردوں کی طرف سے رضاکارانہ عطیات پر ہوگا۔ جو پارٹی کے اکاؤنٹ میں جمع ہوں گے۔ جس کا باقاعدہ آڈٹ مالی سال کے اختتام پر ہوگا۔

(ب) سیکرٹری مالیات اخراجات اور آمدن کی رپورٹ مرکزی کونسل میں پیش کریگا۔

(ج) مجلس عاملہ وقتاً فوقتاً اخراجات اور آمدن کے بارے میں رپورٹ جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مالیات سے طلب کر سکے گی۔

iii۔ مرکزی مجلس عاملہ (سینٹرل ورکنگ کمیٹی) :۔

(الف) مرکزی مجلس عاملہ سیاسی اور انتظامی امور کا پالیسی ساز ادارہ ہوگا۔

(ب) مرکزی مجلس عاملہ کی تعداد اکیس ہوگی۔ اسکے علاوہ چاروں صوبوں کے صدور اور پارلیمنٹ و صوبائی اسمبلی کے اراکین اور مرکزی کابینہ کے عہدیدار بلحاظ عہدہ مجلس عاملہ کے ممبر ہوں گے۔

(ج) مرکزی مجلس عاملہ کے اراکین مرکزی صدر مرکزی کابینہ کے مشورہ سے نامزد کریں گے۔

(د) مرکزی مجلس عاملہ میں دو اراکین خواتین سے لیے جائینگے۔

(ر) مرکزی مجلس کے اراکین مرکزی کونسل کے اراکین میں سے منتخب کیے جائینگے۔

(س) مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس ہر چار ماہ بعد سال میں کم از کم تین مرتبہ ہوگا۔ ہنگامی اجلاس اس کے علاوہ ہونگے۔ اجلاس بلانے کے لئے دس روز قبل صدر کے مشورے سے مرکزی جنرل سیکرٹری تحریری نوٹس بمعہ ایجنڈا ممبران کو ارسال کریں گے۔ ہنگامی اجلاس کی صورت میں دو دن کا نوٹس جاری ہوگا۔ تمام اجلاسوں کے فیصلوں کی توثیق عمومی اجلاس میں ضروری ہوگی۔

(ص) مرکزی مجلس عاملہ کا ممبر جو مسلسل تین اجلاسوں میں بلا کسی جائز وجہ کے غیر حاضر ہوگا اسکی رکنیت مجلس عاملہ سے ختم ہو جائیگی۔ اور خالی شدہ نشست کے لئے مرکزی کابینہ کے مشورے سے صدر کسی بھی رکن کو نامزد کرے گا۔

Nawab Zada Shazain Bugti
Central President
Jamhori Watan Party

Shazain Bugti

(ط) مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس ایک چوتھائی ممبران کے تحریری نوٹس پر ایک ہفتہ کے اندر طلب کیا جا سکے گا۔ تاہم جنرل سیکرٹری کو تحریری نوٹس میں اجلاس کی طلبی کی وجہ اور مقاصد تحریر کرنے ہوں گے۔

(ع) اجلاس کا کورم ایک تہائی ارکان پر مشتمل ہو گا۔

مرکزی مجلس عاملہ کے اختیارات و فرائض :۔

مرکزی مجلس عاملہ پارٹی کا اعلیٰ انتظامی ادارہ ہو گا۔ جسے دستور العمل کے دائرہ میں وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو پارٹی کے مفاد میں ہوں۔

1۔ وقتاً فوقتاً مختلف ملکی صورتحال پر اظہار رائے کیلئے پارٹی کے نقطہ نظر کے مطابق غور کرنا۔

2۔ پارٹی کے لئے پالیسی پروگرام مرتب کرنا۔

3۔ پارٹی کے اخراجات اور دیگر مالی امور کی نگرانی کی منظوری دینا۔

4۔ پارٹی کی طرف سے دیگر جماعتوں اور تنظیموں کے ساتھ افہام و تفہیم سے مذاکرات کیلئے پالیسی کا تعین اور وفود کا مقرر کرنا اور ذیلی تنظیموں کی کارکردگی کی نگرانی کرنا۔

5۔ مرکزی تنظیم میں ہر سطح پر انضباطی کارروائی کرنا۔

6۔ مرکزی پارلیمانی بورڈ اور مرکزی الیکشن کمیشن کا انتخاب کرنا۔

7۔ پولٹ بیورو:۔

پولٹ بیورو کے کل چھ ارکان ہوں گے جس کے چیئرمین پارٹی کے صدر ہوں گے جس میں چار اراکین باقاعدہ نامزد ہوں گے جبکہ دو اراکین حسبِ ضرورت پارٹی کے سربراہ موقع و محل کی مناسبت سے اجلاس میں طلب کر سکیں گے۔ پولٹ بیورو پارٹی پالیسی کے مطابق ضروری اور فوری امور میں پارٹی کے قائد کو مشورے دیگا اور انکی معاونت کریگا۔

8۔ پارلیمانی بورڈ :۔

(ا) ملک میں ہونیوالے قومی، صوبائی اور سینٹ کے انتخابات کیلئے پارٹی کا صدر پانچ افراد پر مشتمل پارلیمانی بورڈ مرکزی مجلس عاملہ کے مشورے سے تشکیل دیگا جو الیکشن کیلئے امیدواروں کا انتخاب کریگا۔
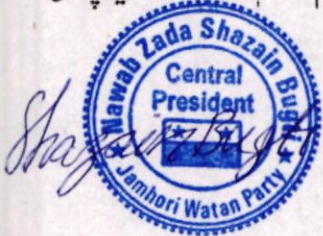
(ب) پارلیمانی بورڈ اپنے اجلاس میں سیکرٹری اور کنوینز منتخب کریگا۔

(ج) پارلیمانی بورڈ کے فیصلے کے خلاف متاثرہ امیدوار پارٹی کے سربراہ کو مقررہ مدت کے دوران اپیل کر سکے گا، جو حتمی ہو گا۔

9۔ پارلیمانی پارٹی :۔

پارٹی کے منتخب اراکین پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی میں پارٹی تشکیل دیں گے۔ اور مرکزی صدر متعلقہ پارلیمانی پارٹی کے مشورے سے پارلیمانی لیڈر مقرر کرینگے۔

10۔ خواتین ونگ / وطن سٹوڈنٹس فیڈریشن:۔

شعبہ خواتین اور وطن سٹوڈنٹس فیڈریشن کے تنظیمی امور کیلئے علیحدہ علیحدہ منشور اور دستور العمل ہوں گے۔ جو ان کے صدور مرتب کریں گے۔

11۔ مرکزی الیکشن کمیشن :۔

مرکزی پارٹی کے انتخابات کے وقت مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری سے ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی جائیگی جو مرکزی الیکشن کمیشن کہلائے گا جسکا ایک چیئرمین ہو گا جو پارٹی کے انتخابات کی نگرانی کریگا اور جس کے ممبران پارٹی کے الیکشن میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

12۔ سیکرٹری لیبر :۔

مزدوروں کے امور کا نگران ہو گا۔

پارٹی کی تشکیل :۔

(i)۔ پارٹی کا ابتدائی یونٹ دیہاتوں میں یونین کونسل ہو گا جبکہ شہروں میں وارڈوں کی حلقہ بندی کی بنیاد پر پارٹی منظم کی جائے گی۔ گویا بلدیاتی اداروں کے طرز پر تنظیم منظم کیا جائے گا۔

(ii)۔ ضلعی اور صوبائی سطح پر پارٹی کی تنظیم ہو گی اسکے علاوہ مرکز اور صوبوں کی طرح ہر ضلعی اور یونین کونسل اور شہری وارڈوں میں بھی مجلس عاملہ کی تشکیل کی جا سکے گی۔

Nawab Zada Shazain Bugti
Central President
Jamhori Watan Party

188

ابتدائی یونٹ :۔

ابتدائی یونٹ کے اراکین کی تعداد کم از کم دس ہو گی تاہم کسی ابتدائی یونٹ میں ایک سے زیادہ تنظیم نہ ہو گی۔

صوبائی تنظیمی ڈھانچہ :۔

اس آئین کی روشنی میں چاروں صوبے اور اضلاع اپنے حالات کے مطابق تنظیمی ڈھانچے کی تشکیل کر سکیں گے۔

ہم تمام ساتھی دوست اس امر کے معترف ہیں کہ آئین کی تیاری و تکمیل میں ہماری پارٹی کے قائد نواب محمد اکبر خان بگٹی کی رہبری ہر مرحلے پر شامل رہی جس کی بناء پر آئین پایہ تکمیل تک پہنچا اور اشاعت کے قابل ہو سکا۔ اس لئے ہم اپنے بزرگ قائد کی کوششوں و کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

امید دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شفقت کا سایہ ہم پر تا دیر قائم رکھے تاکہ وطن کے سپاہی انکی بے داغ ماضی اور جرات مندانہ قیادت کے ذریعے امن، خوشحالی، تعمیر و ترقی کی منزل پا سکیں۔

آئین کی تدوین و ترتیب میں جن دوستوں و ساتھیوں نے حصہ لیا ان میں سینیٹر محمد انور خان درانی، سینیٹر خدائے نور خان، جناب امان اللہ کنرانی ایڈووکیٹ اور ملک نعیم احمد ایڈووکیٹ کی کاوشیں قابلِ ستائش ہیں۔

موجودہ آئین کا یہ تیسرا ایڈیشن مختلف ترامیم و اضافوں کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے جسکو وقت و حالات کے ساتھ ہم آہنگ کرنیکا سلسلہ جاری رہے گا جس میں آپ کی تجاویز و آراء کا خیر مقدم کیا جائیگا۔

تمت بالخیر